بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — فروری ۱۹۱۳ء

ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳	یکم شعبان ۱۳۹۹ھ ؛ ۲۷ احسان ۱۳۵۸ ہش ؛ ۲۷ جون ۱۹۷۹ء	نمبر ۱۴۴

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ احسان (صحت)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق ۲۴ احسان کو اطلاع موصول ہوئی تھی کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے جیسی ہی ہے البتہ بلڈ پریشر پہلے کی نسبت کم ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا رقم فرماتی ہیں:۔

میرے بھائی عزیزم کلیم اللہ شاہ صاحب گزشتہ دو سال سے گلے کے ایک ایسے عارضہ میں مبتلا ہیں جس کے متعلق ڈاکٹر صاحبان صحیح تشخیص نہ کر سکے تھے۔ اب اچانک اطلاع ملی ہے کہ گلے کے ماہر سرجن ڈاکٹروں نے فوری طور پر ان کے آپریشن کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ آپریشن میو ہسپتال میں ہوگا۔ صورت حال بہت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت بالخصوص صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے ہر پریشانی کو دور فرمائے اور صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مورخہ ۲۲ احسان ۱۳۵۸ ہجری شمسی مطابق ۲۲ جون ۱۹۷۹ء بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "رفعت اللہ" تجویز کیا گیا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب کھوکھر دار الصدر شمالی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، خادم دین، اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔ آمین

میرے ہم زلف برادرم مکرم مرزا عبد الرحمن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی و ممبر مرکزی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی بہت سخت بیمار ہیں۔ حالت تشویش پیدا کر رہی ہے۔ نیز خاکسار کو صبح کے وقت قریباً روزانہ سانس کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور مقبول خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(پروفیسر) بشارت الرحمن ایم اے، ناظر تعلیم

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اسلام کی ترقی کے لیے اپنے مالوں کو خرچ کرو

اللہ کا وعدہ ہے کہ جو اس کے لیے دے گا اسے دنیا میں ہی بہت کچھ ملے گا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (البقرہ آیت ۲۶۲)

ترجمہ:۔ جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے (اور) ہر بالی میں سو دانہ ہو۔ اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا (چڑھا کر) دیتا ہے۔ اور اللہ وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ يُنْفَقْ عَلَيْكَ (متفق علیہ)

ترجمہ:۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ابن آدم! خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بارہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گزارہ کیلئے تو پانچ سات روپیہ ماہوار کافی ہیں اور جائیداد اس سے زیادہ ہے۔ پھر میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بیقرار ہو جاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔۔۔۔ جب یہ حالت ہو گئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اسی غرض کیلئے تو اس سلسلہ کو قائم کیا ہے۔ پس اس کی ترقی کیلئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے۔ اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ۔۔ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اسکو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کیلئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۳-۲۹۴)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم شعبان ۱۳۹۹ھ
۲۷ احسان ۱۳۵۸ ہش
۲۷ جون ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفاتِ باری کو مشاہدہ کے رنگ میں دکھانے والے وجود

انتہائی وسیع و عریض کائنات اور اس کا محیّر العقول نظام اور اس کے ذرّہ ذرّہ میں پوشیدہ خواص اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اُس کی بے انتہا قدرتوں اور اُس کی غیر محدود صفات کا ایک واضح اور بیّن ثبوت ہیں۔ اگر انسان اِس کائنات اور اس کی ایک ایک چیز پر غور کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لانا اور اس کے احکام کو قبول کرنا اور ان پر عمل پیرا ہونا چنداں مشکل نہ رہے۔

اپنی ہستی کی اِس کائناتی دلیل کا اللہ تعالیٰ نے خود قرآنِ مجید میں بڑی تفصیل سے ذکر کیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ سورۃ الانعام میں اپنی وراء الوراء ہستی اور اپنی غیر محدود طاقتوں اور صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے اللہ یقیناً دانے اور گٹھلیوں کو پھاڑنے والا ہے۔ وہی ہے جو زندہ کو مُردہ سے نکالتا ہے اور مُردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے۔ وہی صبح کو ظاہر کرنے والا ہے اور اُسی نے رات کو باعثِ آرام اور سورج اور چاند کو ذریعہ حساب بنایا ہے۔ پھر وہی ہے جس نے تمہارے لئے ستاروں کو پیدا کیا ہے تاکہ تم ان کے ذریعہ سے خشکی اور تری کی مشکلات میں راہ معلوم کرو۔ پھر وہی ہے جس نے اے انسانو! تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ہے اور پھر اس نے تمہارے لئے ایک عارضی ٹھہرنے کی جگہ اور ایک لمبے عرصہ تک رہنے کی جگہ مقرر کی ہے۔ اور پھر تمہیں زمین پر زندہ رکھنے کے لئے اسی نے آسمان سے پانی اتارا ہے اس کے ذریعہ سے اس نے ہر ایک قسم کی روئیدگی پیدا کی ہے اور اس کے ذریعہ سے کھیتی پیدا کی ہے جس سے وہ تہ بہ تہ دانے نکالتا ہے، کھجوروں میں سے جھکے ہوئے پھل نکالتا ہے نیز انگوروں اور زیتونوں اور انار کے ملتے جلتے اور مختلف قسم کے باغات اُگاتا ہے، وہی ان میں پھل لاتا اور مختلف قسم کے ذائقے ان میں پیدا کرتا ہے (سورۃ الانعام آیات ۹۶ تا ۱۰۰)۔ الغرض اگر انسان اِس کائنات اور اس کے ذرہ ذرہ میں پوشیدہ خواص پر غور کرے تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود طاقتوں، قدرتوں اور صفات پر ایمان لائے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کی غیر محدود قدرتوں اور صفات کی اس عظیم الشان دلیل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے امام آخر الزمان سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎

ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف
جس طرف دیکھیں وہی راہ ہے ترے دیدار کا

انسان اللہ تعالیٰ کی غیر محدود قدرتوں کے ان جلووں کی طرف جو ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں کوئی دھیان نہیں دیتا اور اُس کی ہستی اور قدرتوں کا بالعموم منکر رہتا ہے۔ وہ نہیں سوچتا کہ اتنی وسیع و عریض کائنات اور اس کا یہ محیّر العقول نظام اور اس کائنات کے ذرّہ ذرّہ میں پوشیدہ خواص ایک قادرِ مطلق صانع کے بغیر کیسے معرضِ وجود میں آسکتے ہیں۔ انسان کی اِس نابینائی کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سَو سَو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا

اللہ تعالیٰ نے انسان کی اِس نابینائی کا قرآنِ مجید میں نہ صرف ذکر کیا ہے بلکہ اس کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَتَکُوْنَ لَھُمْ قُلُوْبٌ یَّعْقِلُوْنَ بِھَآ اَوْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِھَا فَاِنَّھَا لَا تَعْمَی الْاَبْصَارُ وَلٰکِنْ تَعْمَی الْقُلُوْبُ الَّتِیْ فِی الصُّدُوْرِ (الحج آیت ۴۷)

ترجمہ:۔ کیا وہ زمین میں چل کر نہیں دیکھتے تاکہ ان کو ایسے دل حاصل ہو جائیں جو (ان باتوں کو) سمجھنے والے ہوں یا کان حاصل ہو جائیں جو (ان باتوں کو) سُننے والے ہوں کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ ظاہری آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں اندھے ہوتے ہیں۔

انسانوں کے دلوں کی اِس نابینائی کو دُور کرنے کی غرض سے ہی اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کو دُنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔ وہ انسانوں کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کی کائناتی دلیل کی طرف ہی متوجہ نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور جلال نیز رحمت و رافت کے تازہ بتازہ نشانوں کے ذریعہ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف بلاتے ہیں۔ یہ نشان ارد گرد ہی نہیں بلکہ انسانوں کے اپنے نفوس میں بھی ظاہر ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی وراء الوراء ہستی کا مشاہدہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ ان نشانوں کو دیکھ کر ان کے دلوں کی نابینائی دُور ہو جاتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے ان جلووں کا جو اس کائنات میں ہر گھڑی اور ہر آن ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں مشاہدہ کرنے لگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرمانبردار بن کر عباد الرحمٰن کے زمرہ میں داخل ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ماموریِن الٰہی کی بعثت کی اِس غرض کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"یاد رہے کہ اوّل تو توحید بغیر پیروی نبی کریمؐ کے کامل طور پر حاصل نہیں ہو سکتی جیسا کہ ابھی ہم بیان کر آئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفات جو اُس کی ذات سے الگ نہیں ہو سکتیں بغیر آئینۂ وحی نبوّت کے مشاہدہ میں نہیں آسکتیں۔ اِن صفات کو مشاہدہ کے رنگ میں دکھلانے والا محض نبی ہوتا ہے۔ علاوہ اِس کے اگر بفرضِ محال حصول ان کا ناقص طور پر ہو جائے تو وہ شرک کی آلائش سے خالی نہیں جب تک کہ خدا اُسی مغشوش متاع کو قبول کر کے اسلام میں داخل نہ کرے۔ کیونکہ جو کچھ انسان کو خدا تعالیٰ سے اُس کے رسول کی معرفت ملتا ہے وہ ایک آسمانی پانی ہے اس میں اپنے فخر اور عُجب کو کچھ دخل نہیں۔ لیکن انسان اپنی کوشش سے جو کچھ حاصل کرتا ہے اس میں ضرور کوئی شرک کی آلائش پیدا ہو جاتی ہے۔ پس یہی حکمت تھی کہ توحید کو سکھلانے کے لئے رسول بھیجے گئے اور انسانوں کی محض عقل پر نہیں چھوڑا گیا تا توحید خالص رہے اور انسانی عُجب کا شرک اس میں مخلوط نہ ہو جائے"۔

(حقیقۃ الوحی صـ ۱۷۲)

جلسہ سالانہ خواتین کے بارے میں ضروری اِعلان

جلسہ سالانہ ۱۹۷۹ء کے موقع پر جو خواتین تقاریر کرنے کی خواہش مند ہوں یا نظم یا تلاوت قرآنِ مجید کرنا چاہیں وہ اپنے نام مع مجوزہ عناوین کے اپنی مقامی صدر لجنہ کی تصدیق کے ساتھ فوری طور پر حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے نام دفتر لجنہ کے پتہ پر بھجوائیں۔ نیز پروگرام کے سلسلہ میں اگر کوئی بہن کسی قسم کا مشورہ دینا چاہیں یا کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں تو اس سے بھی فوری طور پر مطلع فرمائیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز وقفِ جدید کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"ہمیں بھولنا نہیں چاہیئے کہ ہر سال ہمارا قدم آگے ہے"!

کیا وقفِ جدید کی مالی قربانی میں بھی آپ کا قدم آگے ہے؟

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی کی اہمیت و فضیلت

مکرم حنیف احمد صاحب محمود شاہد مربی سلسلہ مقیم ید و ملہی

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں مومنوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے:۔

وَلْتَكُنْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

(سورہ آل عمران ۱۰۵)

یعنی اے مومنو! تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جس کا کام صرف یہ ہو کہ وہ لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور نیک باتوں کی تعلیم دے۔ اور بدی سے روکے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے مومنوں کی توجہ اس طرف مبذول کرائی ہے کہ جماعت میں ایک گروہ ایسا ضرور ہونا چاہیئے۔ جو اصحاب صفہ کی طرح اپنی زندگیوں کو خدا تعالےٰ کی راہ میں وقف کرے اور ان کا کام صرف اور صرف یہ ہو کہ افراد جماعت کی صحیح تعلیم و تربیت کرے۔ اور غیر از افراد جماعت کو پیغام حق پہنچائے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی نشأۃ ثانیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہونی مقدر تھی۔ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کا کام موعود امام کے ذمہ تھا۔ سو وہ امام وقت مقررہ پر تشریف لائے۔ انہوں نے آکر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا بیج بویا۔ ان کے آنے پر اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ساری دنیا میں گاڑنے کی مہم کا آغاز ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالےٰ نے بار بار امام آخر الزمان کو خبر دی کہ میں تجھے عظمت دوں گا تیرے نفوس و اموال میں برکت دوں گا تیرا رعب اور دبدبہ دنیا میں قائم کر دوں گا۔ تیری محبت اور سچائی کو لوگوں کے دلوں میں بٹھاؤں گا۔ اور جلدی دنیا میں تیرے متبعین کو پھیلاؤں گا۔ جیسے فرمایا

"میں تجھے عزت دوں گا اور تیرے آثار میں برکت رکھ دوں گا۔ یہاں تک بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۹۲)

نیز فرمایا:۔

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھیگا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ چلے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے۔ ... قریب ہے کہ سب ملتیں ہلاک ہوں گی۔ مگر اسلام اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے۔ مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا۔ جب تک دجالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۸)

غرضیکہ امام آخر الزمان تشریف لا چکے۔ ان کی وفات کے بعد خلافت کا تیسرا دور اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہے۔ اس خلافت کے ذریعہ اسلام ساری دنیا میں غالب آرہا ہے۔ اور لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا یورپ کی فلک بوس عمارتوں اور افریقہ کے صحراؤں سے بلند ہو رہی ہیں۔ ہر طرف سے پیاسی روحیں ہاتھوں میں کوزے لئے اپنی پیاس بجھانے کے لئے حقیقی اسلام یعنی احمدیت میں شامل ہو رہی ہیں۔

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگہ زندہ وار
کہتے ہیں تثلیث کو اب اہل دانش الوداع
پھر ہوئے ہیں چشمۂ توحید پر از جاں نثار

اس تاریخی حقیقت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ جب بھی کسی الٰہی تحریک کی ترقی کا وقت آتا ہے۔ کامیابی کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔ غلبہ کے آثار نمایاں طور پر دکھائی دینے ہیں۔ دور دراز ممالک سے مختلف رنگ و نسل کے لوگ آسمانی آواز پر لبیک کہہ کر الٰہی تحریک میں کثرت سے شامل ہوتے ہیں تو ایسے وقت میں تربیت و اصلاح کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ جو مختلف اطوار مختلف رسم و رواج اور قبائلی عادات اپنے ساتھ لاتے ہیں۔ ان کی اصلاح کرنا مقصود ہوتی ہے۔ یہ عظیم کام زندگی وقف کئے بغیر ناممکن ہے۔ روحانی روحوں کی پیاس بجھانے کے لئے زندگیاں وقف کرنا ضروری ہے۔

جماعت احمدیہ کی بھی اس وقت یہی کیفیت ہے۔ جماعت میں شامل ہونے والوں کی پیاس بجھانے کے لئے ایک ایسے گروہ کی ضرورت ہے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علمی سمندر میں غوطہ زن ہو۔ اور ان تمام قیمتی جواہرات اور خزانوں کو جو آپ نے اپنی کتب میں بکھیرے ہیں نکال کر ان روحوں کے حوالے کرے۔ تا اس کی پیاس بجھ سکے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وقف زندگی کی اہمیت اور فضیلت بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

"انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔ میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے کہ فلاں آریہ نے اپنی زندگی آریہ سماج کے لئے وقف کر دی ہے اور فلاں پادری نے اپنی عمر مشن کو دے دی ہے۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی کو وقف نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو ان کو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔ یاد رکھو کہ یہ خسارہ کا سودا نہیں ہے بلکہ بے قیاس نفع کا سودا ہے۔ کاش مسلمانوں کو معلوم ہوتا اور اس تجارت کے مفاد اور منافع پر ان کو اطلاع ملتی جو خدا کے لئے اس کے دین کی خاطر اپنی زندگی وقف کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی زندگی کھوتا ہے؟ ہرگز نہیں فَلَهٗ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔ اس للّٰہی وقف کا اجر ان کا رب دینے والا ہے۔ یہ وقف ہر قسم کے ہموم و غموم سے نجات اور رہائی بخشنے والا ہے۔

مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ جبکہ ہر ایک انسان بالطبع راحت اور آسائش چاہتا ہے اور ہموم و غموم اور کرب و افکار سے خواستگار نجات ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کو مجرب نسخہ اس مرض کا پیش کیا جائے۔ تو اس پر توجہ ہی نہ کرے۔ کیا للّٰہی وقف کا نسخہ ۱۳۰۰ برس سے مجرب ثابت نہیں ہوا؟ کیا صحابہ کرامؓ اسی وقف کی وجہ سے حیات طیبہ کے وارث اور ابدی زندگی کے مستحق نہیں ٹھہرے؟ پھر اب کونسی وجہ ہے کہ اس نسخہ کی تاثیر سے فائدہ اٹھانے میں دریغ کیا جائے۔

میں تو ... یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔"

(الحکم ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء)

جس طرح صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اسلام کی خاطر زندگیاں وقف کیں۔ اور تبلیغ کی خاطر دور دراز ممالک کے سفر کئے۔ اسی طرح ایک احمدی کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنی زندگی وقف کر کے اس زمرہ

میں شامل ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرے۔ مگر بعض احباب اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ اور سمجھ لیتے ہیں کہ کام چل رہا ہے اور یہ درست ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ مگر یاد رکھو کہ اگر ہم نے اس بوجھ کو اپنے کندھوں پر نہ اٹھایا تو اللہ تعالیٰ یہ کام کسی اور سے لے لے گا۔ اور ہم اس خدمت سے محروم رہ جائیں گے۔

بسا اوقات یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ جماعتیں خلیفۂ وقت سے مربی یا معلم مانگتی ہیں۔ وہ نہیں جانتیں کہ جب تک وہ اپنے بچوں کو وقف نہیں کریں گے۔ اس وقت تک خلیفۂ وقت مربی یا معلم کس طرح دے سکتے ہیں خلیفۂ وقت نے آٹے یا مٹی کے بت بنا کر تو مجالس میں نہیں بھجوانے۔ یہ ہمارا کام ہے کہ ہم اپنی اور اپنے بچوں کی زندگیاں وقف کریں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے وقف کیا جاوے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔ جماعتیں ہم سے مربی ضرور مانگتی ہیں۔ جب کوئی شخص ملتا ہے یہی کہتا ہے کہ ہماری طرف کوئی آدمی نہیں بھیجتے۔ حیران ہوں کہ اتنی موٹی بات بھی ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ اگر ہم اپنے لڑکے نہیں بھجوائیں گے تو وہ مبلغ کہاں سے بھیجیں گے۔ مبلغ لڑکوں سے تیار ہو سکتے ہیں۔" (الفضل ۸ فروری [illegible])

ایک اور جگہ حضور فرماتے ہیں:۔

"دین کی خدمت کے لئے جتنے لوگوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنی چاہئیں۔ اتنے لوگ اپنی زندگیاں وقف نہیں کر رہے۔ حالانکہ جب تک اس امر کی طرف توجہ نہ ہوئی۔ ہمارا وہ پیمان پورا نہ ہوگا۔ جو ہم خدا کے ساتھ بیعت کے وقت کرتے ہیں اور جب تک ہم اپنے پیمان کو پورا نہیں کرتے۔ اس وقت تک اللہ تعالیٰ کا ہمارے ساتھ جو عہد ہے اس کے بھی ہم حقدار نہیں ہو سکتے" (تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۲)

بعض لوگ اپنے بچوں کی زندگیاں اس خدشہ سے وقف نہیں کرتے کہ زندگی وقف کرنے سے بیوی بچے بھوکے مر جائیں گے۔ وہ نہیں جانتے کہ ہر انسان کی روزی کا کفیل خدا تعالیٰ ہے۔ وہ ان کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکت دیتا ہے۔ ایک واقفِ زندگی کی زندگی ہر لمحہ خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کی رضا کے حصول کے لئے بسر ہوتی ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے جلوے مشاہدہ کرتا اور خدا کے پیار کی گود میں بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا حصن حصین ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کی زبان سے یہی الفاظ نکل رہے ہوتے ہیں:

اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ
وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ
رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

الغرض یہ سودا نفع کا سودا ہے اس میں کبھی نقصان نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے۔ تو اس کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی زندگیاں وقف کرے۔"

پس احمدی والدین اگر اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں حصہ دار بننا چاہتے ہیں تو پھر ان کو اپنے بچوں کی زندگیاں وقف کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ توحید الٰہی اور دین اسلام کا قیام تو ہو کر رہے گا۔ اس کے قیام کے لئے ہمیں اپنی کمریں کس لینی چاہئیں حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے اپنی خلافت کے ابتدائی ایام میں جب کام شروع کیا تھا۔ تو میرے ساتھ صرف چند ہی نوجوان رہ گئے تھے ...... مگر ہم سب نے کوشش کی اور محنت سے کام کیا تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم نے جماعت کے کام کو سنبھال لیا۔ اسی طرح اب بھی نوجوانوں کو چاہیئے۔ کہ وہ سلسلہ کی خدمت کا تہیہ کر لیں۔ اور دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کریں۔ اگر کسی نے صرف بی۔ اے یا ایم۔ اے کر لیا۔ اور دینی تعلیم سے کورا رہا۔ تو ہمیں اس کی دنیوی تعلیم کا کیا فائدہ ہو سکتا ہے ...... آئندہ بھی ہماری جماعت کے نوجوانوں کو اپنی زندگیاں وقف کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں اب سلسلہ کی ضروریات کے لئے بہت سے نئے آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ ضرورت روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس وقت ہمیں ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جن کو ہم انگلستان امریکہ اور دوسرے یورپین ممالک میں بھیج سکیں۔ اسی طرح افریقہ وغیرہ کے لئے ہمیں سینکڑوں آدمیوں کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد ان کی جگہ نئے آدمی بھیجنے اور انہیں واپس بلانے کے لئے ہمیں اور آدمیوں کی ضرورت ہوگی اور یہ سلسلہ اسی طرح ترقی کرتا چلا جائے گا۔

پس نوجوانوں کو چاہیئے کہ وہ خدمتِ دین کے لئے آگے آئیں۔ اور اپنے دوستوں اور ساتھیوں میں بھی وقف کی تحریک کو مضبوط کریں۔ ہمارے کاموں نے بہرحال بڑھنا ہے۔ لیکن انہیں تکمیل تک اسی صورت میں پہنچایا جا سکتا ہے۔ جب زیادہ سے زیادہ نوجوان خدمتِ دین کے لئے آگے آئیں۔"

(مشعل راہ صفحہ ۲۹۳-۲۹۴)

خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی جانو
اس کے بدلے میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

انڈونیشیا میں ایک نئی مسجد کی تعمیر اور جلسہ یوم خلافت کا انعقاد

مکرم مولوی سفنی ظفر احمد صاحب مبلغ مقیم تاسکملایا

مغربی جاوا کا ایک علاقہ INDIHIANG تحصیل تاسک ملایا میں ایک خوبصورت مسجد بنائی گئی ہے۔ اس مسجد کی تعمیر کے تمام اخراجات ایک مخلص احمدی MOHO صاحب نے ادا کئے ہیں۔ لیکن ابھی مسجد مکمل نہیں ہوئی تھی کہ خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر بعد میں ان کے لڑکے AGENG اور ان کی لڑکی بیگم UHA صاحبہ نے اسے مکمل کر کے جماعت کو بطور وقف ہبہ کر دیا۔

اس مسجد کی بنیاد ۲۲ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو رکھی گئی۔ اور ۶ جنوری ۱۹۷۹ء کو تعمیر کا کام شروع ہوا۔ ۲۷ مئی ۱۹۷۹ء کو اس کا افتتاح ہوا۔ افتتاح کی تقریب میں کم و بیش ۱۳۰ افراد شامل ہوئے۔ ان میں سے قریباً ۷۵ مرد و عورت غیر از جماعت تھے۔ افتتاح میں حکومت کے اعلیٰ افسر بھی تشریف لائے۔ اس طرح افتتاح کے وقت مکرم رئیس التبلیغ صاحب اور ناظم اعلیٰ جماعت احمدیہ کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ لیکن مکرم رئیس التبلیغ صاحب ضروری کام کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد عابدین صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں حالات بیان کئے۔ اور یہ بھی کہا کہ مسجد خدا کا گھر ہے الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد حکومت کے آفیسر صاحب نے مسجد کے سامنے سے نام کا کپڑا اٹھایا۔ سب حاضرین نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ اس کے بعد مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ نے دعا کرائی۔ دعا ختم ہونے کے بعد فیتہ کاٹا اور بسم اللہ اور کلمۂ شہادت پڑھ کر مسجد کا دروازہ کھولا۔ اس کے بعد جلسہ یوم خلافت کی کارروائی شروع ہوئی۔ خاکسار نے امت محمدیہ میں خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ خدا کے فضل سے لوگوں پر اچھا اثر ہوا۔ خاکسار کی تقریر کے بعد حکومت کے افسر اعلیٰ نے مختصر تقریر کی۔ جس میں بتایا کہ مسجد خدا کا گھر ہے اور یہ عبادتِ الٰہی کے لئے ہے اس کی آبادی اور صفائی آپ کا فرض ہے۔ اس کے بعد دوسری جماعتوں کے وفود کے ایک نمائندہ نیز انڈونیشیا کے مرکزی ناظم صاحب نے بھی تقاریر کیں۔

آخر میں مکرم مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ باڈونگ نے مختصر تقریر کی۔ آپ نے مسجد کی برکات و فوائد بیان فرمائے۔ اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔ جس پر اس جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ جملہ مہمانوں کو مقامی جماعت کی طرف سے کھانا کھلایا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم کی یادیں

(محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب)

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کو فوت ہوئے دو سال ہو چکے ہیں لیکن ان کی یاد اپنی جگہ پر موجود ہے اور ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے۔ مولانا مرحوم ہمارے ان بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی ساری زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کی اور شروع سے لے کر آخر تک بہترین خدمت میں مصروف رہے۔

محترم مولانا مولوی فاضل کے امتحان میں یونیورسٹی بھر میں اوّل رہنے کے بعد ۱۹۲۵ء میں مبلغین کلاس میں زیرِ تعلیم تھے کہ خاکسار نے قادیان میں رہائش اختیار کی اور چند ماہ مدرسہ احمدیہ میں انگریزی پڑھانے کے لئے مقرر ہوا۔ مبلغین کلاس بھی وہیں لگتی تھی۔ محترم مولانا اپنی ذہانت اور پڑھائی میں نمایاں تھے۔ اس عرصہ میں ان سے ملنے کے خاص مواقع ملتے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے حکم کے تحت اس عاجز نے ۲ رجنوری ۱۹۲۶ء سے وکالت شروع کر دی لیکن ہفتہ میں کم از کم ایک دن کے لئے اور بعض دفعہ اس سے زیادہ قادیان آنے کا موقع خدا تعالیٰ دیتا رہا۔ اور تمام بزرگوں سے مراسم جاری رہے۔ مولانا ۱۹۳۱ء میں بلاد عربیہ میں تبلیغ کے لئے بھیج دیئے گئے جہاں وہ کئی سال نہایت شاندار خدمات سرانجام دیتے رہے۔ وہاں سے آنے کے بعد بھی خدماتِ دین کے عمدہ سے عمدہ مواقع انہیں ملتے رہے مخالف علماء کے ساتھ آپ کے مباحثات بھی خوب ہوئے اور ہر جگہ اپنے علم اور دلائل کا اثر پیدا کرتے۔

خاکسار کو محترم مولانا کے ساتھ کئی ایک کمیٹیوں میں کام کرنا پڑا۔ آپ ایک فاضل اجل کی حیثیت سے ماشاء اللہ بہت مفید ثابت رہتے۔ کئی سفر بھی آپ کے ساتھ کئے۔ دو دفعہ مشرقی پاکستان بھجوایا گیا۔ ایک دفعہ پشاور گئے۔ اسی طرح اور بھی سفر کئے۔ آپ خوش مزاج تھے اور عاجزانہ طبیعت رکھتے تھے۔ آپ کی باتیں بہت عالمانہ اور ایمان افروز ہوتیں۔ سفروں میں بھی آپ نماز تہجد کی پابندی کرتے اور قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت فرماتے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ میں بہت سی خوبیاں رکھی تھیں۔ بڑے متقی اور پرہیزگار نماز باجماعت کے سختی سے پابند۔ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی رضائے الٰہی کا خیال رکھتے۔ بہت با اخلاق۔ ہر چھوٹے بڑے سے پیار و محبت سے پیش آتے۔ بہت مہمان نواز۔ کھینچ کھینچ کر اپنے گھر لے جاتے اور تواضع کرتے کئی ایک بلند پایہ علمی کتابوں کے مصنف جو انشاء اللہ آپ کی مستقل یادگار رہیں گی۔ رسالہ 'الفرقان' کو ایک لمبا عرصہ نہایت عمدگی اور کامیابی سے چلایا غیر از جماعت دوست بھی اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے۔ خاکسار کو بھی اس میں مضامین دینے کے لئے تحریک فرماتے رہتے۔ چنانچہ خاکسار نے کئی دفعہ ان کے ارشاد کی تعمیل کی۔ افسوس ہے کہ آپ کی وفات پر یہ رسالہ بند ہو گیا اور جماعت اس کے نفع سے محروم ہو گئی اس کی افادیت کے پیشِ نظر میں نے اس رسالہ کے فائل بھی رکھے ہوئے ہیں بلکہ بعض دفعہ محترم مولانا کو مجھ سے فائل منگوا کر دیکھنا پڑا۔

آپ ایک نہایت فصیح البیان مقرر تھے۔ تقریر بہت مدلل اور مؤثر ہوتی۔ آپ کی سالانہ جلسہ کی تقاریر ہمیشہ پسند کی جاتیں۔ احمدیت اور خلافت حقّہ پر اعتراضات کے آپ دندان شکن جواب دیتے۔ اس کے لئے آپ کو خدا کے فضل سے خاص طور پر توفیق دی گئی اور اس وجہ سے آپ کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی طرف سے "خالدِ احمدیت" کے پیارے لقب سے نوازا گیا۔ اس میں آپ کے ساتھ دو اور علمائے سلسلہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس مرحوم اور محترم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم مرحوم بھی شریک تھے۔ اللہ تعالیٰ ان دونوں خادمانِ سلسلہ کے بھی درجات بلند فرمائے۔ آمین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادِ مبارک فرمایا ہے کہ اپنے وفات یافتوں کا ذکرِ خیر کیا کرو۔ اس میں بہت سی حکمتیں ہیں۔ قوم میں نیکیوں کا پھیلانا۔ مرحومین کے لئے دعا کی تحریک کا ہونا۔ ایک دوسرے کے ساتھ جذبۂ ہمدردی کا فروغ پانا اور پسماندگان کی دلجوئی۔ محترم مولانا اس ارشاد پر خوب عمل کرتے اور بالعموم الفضل میں کوئی نوٹ دے دیتے۔ حتیٰ کہ آپ کا محترم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار کی وفات پر نوٹ آپ کی اپنی وفات کے ایک دن بعد یکم جون ۱۹۷۷ء کے الفضل میں شائع ہوا۔

آپ ان چند ایک علماء میں سے تھے جو عربی زبان میں بے تکلف تحریر و تقریر کر لیتے۔ یہ ملکہ بھی آپ کو تبلیغِ اسلام میں بہت کام دیتا۔

آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنی اولاد کی تربیت بھی احسن رنگ میں کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے نوازتے ہوئے آپ کے تین صاحبزادگان کو وقفِ زندگی کی توفیق دی۔ ان میں سے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد جاپان میں اور مکرم عطاء الکریم صاحب شاہد لائبیریا میں تبلیغِ اسلام کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں اور مکرم عطاء الرحیم صاحب حامد سیرالیون میں سلسلہ کے ایک تعلیمی ادارہ میں کام کر رہے ہیں۔ آپ کے ایک داماد مکرم منصور احمد صاحب عمر بھی مربّی سلسلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو زیادہ سے زیادہ خدماتِ اسلام کی توفیق دے۔ یہ ایک فوت ہونے والے کی کتنی بڑی خوش قسمتی ہے کہ وہ اپنے پیچھے ایسی خدمتِ دین کرنے والی اولاد چھوڑ کر جائے اس اولاد کی خدمات کے ثواب میں محترم مولانا کے علاوہ ان کی بیگم صاحبہ محترمہ بھی اسی طرح شریک ہیں جن دونوں کی تربیّت نے یہ ثمرات پیدا کئے اللہ تعالیٰ ان کی عمر اور صحت میں برکت دے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اس جدا ہونے والے بھائی کو بڑے بڑے درجات سے نوازے اور ان کے پسماندگان کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔

سیرت و سوانح حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری رضی اللہ عنہ

خاکسار خالدِ احمدیت، مناظرِ اسلام حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری رضی اللہ عنہ کے حالات پر مقالہ لکھ رہا ہے۔ مقالہ کے ذیلی عناوین درج ذیل ہیں۔

خاندانی حالات و تعارف، ولادت و بچپن۔
ابتدائی حالات و تعلیم، وقف، جوانی و شادی۔
خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ (انتظامی امور، درس و تدریس، تبلیغی مہمات، مناظرے)
علمی خدمات — تصانیف و تقاریر، الفرقان کا اجراء۔
اسفار — (اندرون و بیرون ملک)
دیگر حالاتِ زندگی تا وفات، اولاد، سیرت۔

گذارش ہے کہ مندرجہ بالا عناوین میں سے کسی کے متعلق بھی جو معلومات ہوں، خاکسار کو تحریر فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ملک محمد افضل ظفر جامعہ احمدیہ ربوہ
۷-۸ ناصر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ

دوروزہ تربیتی اجتماع

مجلس اطفال الاحمدیہ ڈیرہ غازی خان کا دو روزہ تربیتی اجتماع ۴، ۵ ارجون منعقد ہوا۔ مرکز سے نمائندہ مکرم منیر احمد صاحب جاوید تشریف لائے تھے۔ تربیتی تقاریر کے علاوہ درسِ قرآن، درس حدیث، درس ملفوظات اور نمازِ تہجد کا پروگرام بھی تھا۔ رات اطفال نے اجتماع گاہ میں گذاری۔ علمی اور ورزشی مقابلہ جات بھی ہوئے۔

(حافظ فرقان محمد۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازی خان)

ضروری اعلان

خدام کے امتحانات یکم جون کو ہو چکے ہیں۔ اگر اب بھی کسی مجلس کو سوالیہ پرچے نہ ملے ہوں تو اطلاع دیں اور جن مجالس کو پرچے مل چکے ہیں وہ حل شدہ پرچے جلد از جلد ارسال فرماویں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید دفتر بالغان

یکم تا ۱۰ ر جولائی ۱۹۷۹ء

وقفِ جدید کی رُوح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"وقف جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے"

مکرم امراء صاحبان اور صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ احباب جماعت کو اس روح سے روشناس کروانے کی غرض سے نیز جماعت کو اس اعلیٰ مقصد کی خاطر بیش از بیش مالی قربانی پر آمادہ کرنے کے لئے یکم تا ۱۰ ر جولائی "عشرہ وقف جدید" منائیں۔ اسی دوران کوشش کی جائے کہ کیا بلحاظ تعداد چندہ دہندگان اور کیا بلحاظ مقدار چندہ آپ کی جماعت پہلے سے بہت بڑھ کر قربانی کا مظاہرہ کرے۔

اس عشرہ کی رپورٹ بھجواتے وقت ان مخلصین کا خاص طور پر ذکر فرمائیں جنہوں نے اس کارِ خیر میں نمایاں خدمت سر انجام دی ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال وقفِ جدید - ربوہ)

شکریہ احباب

۱- میری والدہ صاحبہ مرحومہ (اہلیہ میاں حبیب اللہ صاحب آف حبیب کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ) کی وفات حسرت آیات پر بعض دوستوں اور عزیزوں کی طرف سے تعزیت اور افسوس کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ میں ان تمام احباب کا بذریعہ اخبار الفضل تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنی خاص دعاؤں میں یاد فرمایا اور ہمارے غم میں شریک ہو کر ہماری ڈھارس بندھائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ میں انشاء اللہ فرداً فرداً بھی ان کا شکریہ ادا کروں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت مورخہ ۲۷ رمئی کو بعد نماز عصر بنفس نفیس خود نمازِ جنازہ پڑھائی اور جملہ لواحقین سے تعزیت فرمائی اور شرفِ مصافحہ سے بھی نوازا۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض خواتینِ مبارکہ بھی خاکسار کے غریب خانہ پر تعزیت کے لئے تشریف لائیں اور اسی طرح ربوہ کے بعض احباب اور مستورات بھی خاکسار کے گھر تشریف لاکر ہمارے اس غم میں شریک ہوئے اور ہماری تسکین کا باعث ہوئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

والدہ صاحبہ مرحومہ والد صاحب مرحوم کی وفات کے بعد اٹھارہ سال زندہ رہیں۔ وہ اکثر بیمار رہتی تھیں۔ انہوں نے اپنی یہ اٹھارہ سالہ زندگی نہایت صبر و شکر کے ساتھ اس عاجز کے پاس گذاری۔ ان کی بینائی ختم ہو چکی تھی جس کی وجہ سے ان کو اس کا خاص قلق اور صدمہ تھا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ اس نے مجھے والدہ صاحبہ مرحومہ کی خدمت کی خاص توفیق عطا فرمائی اور میری اہلیہ اور بچوں نے بھی ان کی خدمت کر کے ثواب سے وافر حصہ پایا۔ اور ان کی خاص دعاؤں سے فیض یاب ہوئے اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہم ان کی دعاؤں سے فیض یاب ہوں گے جو وہ ہمارے لئے ہمارے آقا کے پاس چھوڑ گئی ہیں۔ ان کی احمدیت قبول کرنے کا واقعہ بھی ایمان افروز ہے۔ انشاء اللہ کسی فرصت میں ان کے حالات لکھ کر ہدیۂ قارئین کر کے ثواب حاصل کروں گا۔ اللّٰھم ادخلھا فی جنۃ النعیم۔ البشیر احمد سیالکوٹی۔ حبیب کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

۲- ہماری جیولری کی دکان نیو پاک جیولرز میں ڈاکہ پڑنے کی واردات کی خبر سن کر بہت سے دوستوں اور احباب نے ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں جس سے دل کو سکون ملا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ بہت سے حضرات کے ایسے خطوط ملے ہیں جن کے ایڈریس موجود نہ تھے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار ہذا سب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ تمام دوستوں سے تلافیٔ مافات کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

محمد اکرم شاد

پروپرائیٹر نیو پاک جیولرز لاہور۔

قرارداد تعزیت

ہم عہدیداران و ممبران احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور مکرم قریشی عبدالرشید صاحب ایڈووکیٹ سابق وکیل المال تحریک جدید کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ قریشی صاحب مرحوم ہمارے بھائی جناب عبداللطیف قریشی صاحب (جو کہ احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کے فنانس سیکرٹری کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں) کے والدِ محترم تھے۔ مرحوم نہایت نیک، بزرگ اور مخلص احمدی تھے۔ آپ کو کافی عرصہ تک تحریک جدید ربوہ میں وکیل التجارت، آڈیٹر، وکیل القانون اور وکیل المال کے فرائض سر انجام دینے کا شرف حاصل رہا۔ نیز آپ سیکرٹری آبادی ربوہ اور قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی حیثیت سے بھی کام کرتے رہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن لاہور)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم فضل کریم صاحب ۲۰ ر نومبر ۱۹۷۶ء بروز ہفتہ فوت ہوئے انا للہ و انا الیہ راجعون۔

میرے والد محترم سنہ ۱۹۰۰ء میں بمقام اکھنور ضلع جموں سُنّی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ گھر میں شروع ہی سے مذہبی ماحول تھا اس لئے ان کا دل شروع ہی سے حق کا متلاشی تھا سنہ ۱۹۳۲ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی کے ہاتھ پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ایک سال بعد یعنی سنہ ۱۹۳۳ء نظام وصیت میں شامل ہو گئے اور آخر دم تک اس پر قائم رہے۔ وفات کے بعد آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ بچپن ہی سے صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا انہیں تہجد گذار پایا۔ صاحب کشف و رؤیا تھے۔ کوئی اہم کام استخارہ کے بغیر نہ کرتے اور استخارہ میں اشارہ پاتے ہی اس کام کو کر گذرتے۔

ابھی میں چند ماہ ہی کا تھا کہ سنہ ۱۹۴۲ء میں گرمیوں میں اباجان مجھے چھاتی پر لٹائے ہوئے لیٹے ہوئے تھے کہ اونگھ آ گئی۔ انہوں نے کشفاً دیکھا کہ ایک مسجد ہے جس میں وہ وضو کر رہے ہیں کہ اتنے میں کوئی اور دوست آئے اور انہوں نے اذان دینی شروع کر دی۔ اباجان سوچتے ہیں کہ کاش میں یہاں اذان دیتا۔ اتنے میں زور دار آواز آئی "تم یہاں اذان نہیں دے سکتے۔ تمہارا بیٹا یہاں آکر اذان دے گا۔ یہ ریاست برطانیہ ہے۔" اسی زوردار آواز سے آنکھ کھل گئی۔ ۲۵ سال بعد جب میں لندن آیا تو آتے ہی میں نے مسجد فضل لندن میں اذان دینے کی سعادت حاصل کی۔ فالحمد علیٰ ذالک۔ اباجان کو دنیاوی تعلیم کم ہونے کے باوجود دینی تعلیم پر کافی عبور حاصل تھا۔ تبلیغ کا انتہائی شوق تھا اور دلائل و براہین کے ساتھ بات کرتے۔ آپ کی تبلیغ کی وجہ سے کئی دوست سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اباجان اپنے خاندان میں سب سے پہلے احمدی تھے اور آج تقریباً ہمارا نصف خاندان احمدی ہے۔

اباجان مرحوم کو میں نے انتہائی صابر و شاکر پایا۔ ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم ہی رکھتے ہوئے پایا میں نے جب انتہائی نامساعد حالات کے دوران بی۔اے پاس کرنے کی خبر اباجان کو دی تو انہوں نے کہا کہ "مجھے خوشی اس وقت ہو گی جب تم حقیقی مسلمان بن جاؤ گے"۔ دوست دعا فرمائیں کہ خدا ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور اباجان مرحوم کے درجات بلند کرے۔ (مرزا حبیب احمد صدر جماعت احمدیہ ایسٹ لندن)

قائدین اضلاع، سالانہ اجتماع خدام و اطفال ۱۹، ۲۰، ۲۱ ر اکتوبر میں جملہ مجالس ضلع کی نمائندگی کے لئے تحریک فرمائیں

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۴۹

میں غلام فاطمہ بیوہ دوست محمد صاحب مرحوم قوم مانگٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی ساکن مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ حق مہر -/۳۲ روپے
۲۔ زیور طلائی ۱۰ تولے مالیت -/۱۰،۰۰۰ روپے
۳۔ ایک گائے کا بچہ مالیت -/۵۰۰ روپے۔
۴۔ نقد رقم مالیت -/۴۰۰۰ روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
الامۃ غلام فاطمہ
گواہ شد محمد فیروز ولد نور محمد صاحب سیکرٹری مال مانگٹ اونچہ۔
گواہ شد محمد شریف ولد چوہدری فقیر احمد صاحب سیکرٹری بیت المال مانگٹ اونچہ

مسل نمبر ۲۴۱۵۰

میں شفقت رسول ولد چوہدری غلام رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ معلم عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۱/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
نقد در بنک پانچ ہزار روپے
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۹۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
العبد شفقت رسول
گواہ شد بشارت احمد ولد مولوی محمد عبداللہ صاحب مرحوم سلطان پورہ لاہور۔
گواہ شد خواجہ محمد اقبال صدر جماعت احمدیہ حلقہ سلطان پورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۱۵۲

میں مقبول اختر زوجہ محمد ظہیر الدین احمد صاحب قوم ہل پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ حق مہر -/۴۰۰ روپے
۲۔ زیورات طلائی ایک تولہ چار ماشے مالیت -/۱۳۵۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔
اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت گزارہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
الامۃ مقبول اختر
گواہ شد محمد ظہیر الدین احمد خاوند موصیہ وصیت نمبر ۱۵۸۵۔
گواہ شد خالد احمد شمس شاہد مربی سلسلہ عالیہ مردان۔

مسل ۲۴۱۵۳

میں کشور بانو زوجہ منور احمد صاحب بھٹی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۱ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔
۱۔ زیور طلائی ۳ تولہ ۹ ماشہ مالیتی -/۲۴۰۰ روپے
۲۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے۔
میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔
اس وقت مجھے مبلغ — روپے ماہوار آمد بصورت — ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔
میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔
الامۃ کشور بانو
۹/۲۴ فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد منور احمد بھٹی ولد مبارک احمد صاحب بھٹی ۹/۲۴ فیکٹری ایریا ربوہ۔
گواہ شد مبارک احمد بھٹی ولد عبدالرحیم صاحب بھٹی ۹/۲۴ فیکٹری ایریا ربوہ۔

درخواستِ دعا

خاکسار کو ۱۶ جون ۱۹۷۹ کو حسب معمول سخت سر درد کا دورہ پڑا جس سے مسلسل بارہ گھنٹے شدید تکلیف رہی۔ جملہ احباب جماعت سے اس موذی مرض سے نجات کی دعا کی درخواست ہے۔ نیز میرے والد محترم مرزا مبارک احمد صاحب ابن جناب مرزا محمود بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۹ مئی کو دل کے دورہ کے بعد اب ہسپتال سے گھر تشریف لے آئے ہیں مگر نقاہت بہت ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی التجا ہے۔ خاکسار کا ایل ایل بی کا امتحان ہونے والا ہے میری اور دیگر طلباء و طالبات کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مرزا مظفر احمد سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد سندھ)

(۲) خاکسار کا اکلوتا پوتا جس کی عمر قریباً پانچ ماہ ہے پچھلے چند ماہ سے بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
ناصر احمد
ناصر احمد اینڈ سنز کنفکشنرز
فیصل آباد شہر

* سمن برگ * سمن زار و رحمان آباد

ہاؤسنگ سکیموں کی شاندار کامیابی کے بعد اٹلس انٹرنیشنل کی
جانب سے جدید دور کی عمدہ سہولیات سے آراستہ ایک اور

عظیم الشان رہائشی منصوبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الحمرا ٹاؤن

ایل ڈی اے سے منظور شدہ

محلِ وقوع
یونیورسٹی نیو کیمپس سے صرف ۲½ میل کے فاصلے پر۔

پلاننگ
جدید ترین تکنیک سے آراستہ و مغربی طرزِ رہائش کے معیار کے مطابق

بینک
مسلم کمرشل بنک۔ وحدت روڈ۔ لاہور

نقشہ ملحقہ آبادی

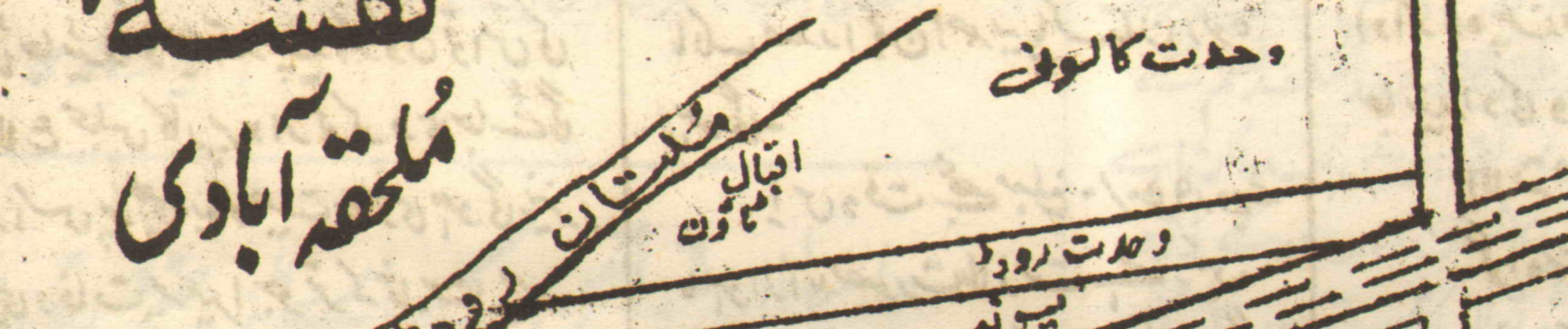

خصوصیات
- جدید ٹرانسپورٹ کا انتظام
- تعلیمی و طبی سہولت کے لئے سکول و ہسپتال
- سرسبز و شاداب علاقہ
- تفریح کے لئے پارک
- وسیع و عریض شاپنگ مرکز
- بجلی، پانی و سیوریج کا جدید ترین انتظام
- مسجد ○ مہذب ماحول ○ کشادہ سڑکیں
- بیرون ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے لئے مخصوص پلاٹ

پراسپکٹس دفتر سے مفت حاصل کیجئے۔ دفتر بروز جمعہ بھی کھلا رہے گا۔

اوقاتِ رابطہ: صبح ۸ بجے تا ایک بجے دوپہر ۔ ۳ بجے دوپہر تا ۸ بجے رات ۔ فون نمبر ۸۵۳۱۰۲

ڈویلپمنٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے

اٹلس انٹرنیشنل
فیض روڈ۔ مسلم ٹاؤن۔ لاہور